SET-4

Series SGN

کوڈنمبر **Code No. 3**

Candidates must write the Code on the title page of the answer-book.

Roll No. | | | | | | | |

- آپ جانچ لیجیے کہ اس پرچہ میں چھپے صفحات کی تعداد **12** ہے۔
- پرچہ کے داہنی طرف چھپا کوڈ نمبر طالب علم کو اپنی جواب کاپی کے ٹائٹل صفحہ پر لکھنا ہوگا۔
- آپ دیکھ لیجیے کہ پرچہ میں چھپے سوالات کی تعداد **12** ہے۔
- **کسی بھی سوال کا جواب لکھنے سے پہلے سوال کا سیریل نمبر ضرور جواب کاپی میں لکھیں۔**
- سوال کا پرچہ پڑھنے کے لیے 15. منٹ کا وقت دیا گیا ہے۔ سوال کے پرچہ کو صبح۔10.15 منٹ پر تقسیم کیا جائے گا۔10.15 سے 10.30 منٹ تک طلباء صرف پرچہ پڑھیں گے اور اس وقفے کے دوران وہ جواب کاپی پر کچھ نہیں لکھیں گے۔

- Please check that this question paper contains **12** printed pages.
- Code number given on the right hand side of the question paper should be written on the title page of the answer-book by the candidate.
- Please check that this question paper contains **12** questions.
- **Please write down the Serial Number of the question before attempting it.**
- 15 minute time has been allotted to read this question paper. The question paper will be distributed at 10.15 a.m. From 10.15 a.m. to 10.30 a.m., the students will read the question paper only and will not write any answer on the answer-book during this period.

اُردو (کور)

URDU (Core)

وقت :۳ گھنٹے — کل نمبر:۱۰۰

Time allowed : 3 hours — *Maximum Marks : 100*

(حصہ الف)

1۔ درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 10

''پارلیمنٹ کا رکن ہونے کے بعد بھی حسرتؔ نے ہمیشہ کی طرح تھرڈ کلاس میں سفر کیا۔ دہلی میں دفتر ''وحدت'' یا ایک مسجد کے حجرے میں قیام کرتے۔ فسادات کی افراتفری میں بھی وہ پابندی سے پہنچتے اور دستور سازی میں حصہ لیتے۔ باوجود عسرت وتنگی کے مولانا نے کبھی کسی کا احسان لینا گورا نہ کیا۔ کبھی کبھی یہاں تک نوبت آجاتی کہ گھر میں کھانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تھا۔ احباب اور خوش عقیدت اصحاب امداد کے لیے طرح طرح کے بہانے ڈھونڈھتے مگر مولانا کسی حال میں کسی طرح کی امداد قبول نہ کرتے۔

دوسری گرفتاری سے رہائی کے بعد کچھ دنوں تک میرٹھ اور موہانی میں نظر بند رہے۔ اس زمانے میں حکومت نے ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ الاؤنس کی پیش کش کی لیکن انھوں نے اسے لینا گوارا نہ کیا۔ حالانکہ ان کی مالی حالت بہت سقیم تھی۔ انھوں نے دستور ساز اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے پچھتّر روپے یومیہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس پر احتجاج کیا تھا کہ ممبروں کے لیے اتنی بڑی رقم یومیہ بھتہ لینا ہندوستان کے غریب عوام کے ساتھ بڑا ظلم ہے۔ ان واقعات کی روشنی میں حسرتؔ کی شخصیت ایک ترشے ہوئے ہیرے کی طرح پہلودار ہے۔ وہ انتہائی سادہ مزاج، سچے اور پُر خلوص انسان تھے۔''

(i) پارلیمنٹ کا ممبر ہو جانے کے باوجود حسرتؔ کس کلاس میں سفر کرتے تھے؟

(ii) فسادات کی افراتفری کے باوجود وہ پابندی سے کس چیز میں حصہ لیتے تھے؟

(iii) میرٹھ اور موہانی کی نظر بندی کے زمانے میں حکومت نے ان کو کتنے روپے ماہانہ الاؤنس کی پیشکش کی تھی؟

(iv) اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے انھوں نے پچھتر روپیہ یومیہ لینے سے کیوں انکار کر دیا؟

(v) ان واقعات کی روشنی میں حسرتؔ کی شخصیت کیسی نظر آتی ہے۔؟

یا

"بستی کی بوڑھیاں اس پر متفق ہیں کہ ماتا بدل کا صحیفہ حیات بالکل کورا ہے۔ یہ مزدوری کرتے ہیں اور حقہ پیتے ہیں۔ یہ اکثر و بیشتر انھیں دو مشاغل میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ جب یہ متحرک ہوتے ہیں ان کے سر پر ٹوکری ہوتی ہے۔ حالت سکون میں حقہ سے ہم آویز ہوتے ہیں۔ مزدوری میں ان کا محبوب مشغلہ سفالہ پوش مکانوں کی مرمت ہے۔ لیکن کام کی نوعیت کچھ ہی ہو، کوئی موقع و محل ہو۔ ان کی یکسوئی میں فرق نہیں آتا۔ شکل و صورت دیکھ کر ذہن لارڈ ویلزلی کی اس تصویر کی جانب منتقل ہوتا ہے جو ابتدائی دور کی بعض تاریخ ہندوستان میں نظر آتا ہے۔

قصبے میں کوئی مکان ایسا نہیں جس کے بنانے بگاڑنے یا مرمت کرنے میں ماتا بدل کی خدمات سے کسی نہ کسی وقت استفادہ نہ کیا گیا ہو۔ اور شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جس کے زندہ یا مردہ افراد سے ماتا بدل واقف نہ ہوں۔ ہر مکان کے تفصیلی جغرافیہ سے یہ آشنا ہیں۔ ماتا بدل کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کی خدمات کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً ٹوکری، بیلچہ، رسّی، سیڑھی، گھڑا، پھاوڑا، اور وہ مکان کے کس حصے میں رکھی ملیں گی۔ یا موجود نہیں تو

کہاں سے عاریتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔''

(i) بستی کی بوڑھیاں کس بات پر متفق ہیں؟

(ii) ماتابدل کے دو مشاغل کون کون سے ہیں ؟

(iii) ان کا محبوب مشغلہ کیا ہے؟

(iv) ان کی شکل وصورت دیکھ کر ذہن کس کی تصویر کی طرف منتقل ہوتا ہے؟

(v) ماتابدل ہر مکان کی کس چیز سے آشنا ہیں؟

2۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر دوسو (200) الفاظ کا مضمون لکھیے 15

(i) ہمیں ہمارے دوستوں سے بچاؤ

(ii) تندرستی ہزار نعمت ہے

(iii) شجر کاری کے فائدے

(iv) انٹرنیٹ کے فائدے اور نقصانات

(v) سگریٹ نوشی کے نقصانات

(vi) میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

(vii) میری پسندیدہ کتاب

3۔ اپنے دوست کو خط لکھ کر دہلی آنے کی دعوت دیجیے اور یہ بھی لکھیے کہ دہلی آنے پر اسے کہاں کہاں کی سیر کرائیں گے۔ 8

یا

اپنے علاقے کے کونسلر کو علاقے کی صفائی ستھرائی کا بہتر انتظام کرانے کے لیے درخواست لکھیے۔

4- درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔

''بے تکلف اور مخلص دوستوں کو خط لکھنے میں بڑا لطف آتا تھا۔ ان خطوط میں مَیں سب کچھ لکھ دیتا تھا۔ یہ میرے اچھے بُرے خیالات اور جذبات کی سب سے اچھی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے اس کا خیال آیا کرتا تھا کہ کہیں یہ منظرِ عام پر نہ آجائیں چنانچہ ایک بار ایک عزیز دوست کی وفات کی خبر آئی تو بہت لمبا اور دشوار سفر کر کے جلد سے جلد پہنچا۔ مرحوم میرے خطوط سینت کر رکھتے تھے۔ پہنچتے ہی کاغذات کا جائزہ لیا اور اپنے خطوط کا بنڈل قبضہ میں کر کے آگ کے حوالے کر دیا۔ خدا کرے میرے اس قسم کے خطوط جن بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کے پاس ہوں وہ ان کو تلف کر چکے ہوں۔ وہ میرے اور ان کے درمیان پرائیویٹ گفتگو تھی جس کو مشتہر کرنا اخلاقی جُرم ہے۔ فائدہ کوئی نہیں فتنے کا امکان زیادہ ہے۔ میرے نزدیک اچھے خطوط بالعموم وہ ہوتے ہیں جن کو شائع نہ کیا جا سکے۔ مجھے لکھنے پر جو قدرت حاصل تھی اس کی واقعی خوشی اس وقت ہوتی تھی، جب بے تکلف احباب، مخلصوں اور عزیزوں کو خط لکھنے بیٹھتا''۔

یا

''دشمنوں سے اس طرح ملتے جیسے دوستوں سے ملا جاتا ہے۔ دوستوں سے یوں برتاؤ کرتے جیسے عزیزوں سے کیا جاتا ہے۔ اور عزیزوں کو اپنی جان کی طرح عزیز رکھتے تھے۔ کوئی ان سے کام نکالنا چاہتا تھا یا کسی کو ان سے ضرورت آپڑتی تو انھیں یاد ہی نہیں رہتا تھا کہ اپنا کون ہے اور بیگانہ کون۔ مقصود انھیں صرف کام کر دینا ہوتا تھا اور اس وقت ہر ایک ان کا اپنا ہوتا تھا۔ بیگانہ کوئی بھی نہ رہتا۔ خلق اللہ کی خدمت وہ عبادت کی طرح کرتے تھے۔ اور خدمت کرنے میں انھیں وہی مزہ آتا جو دوسروں کو خدمت لینے میں آتا ہے۔

قدوائی صاحب سرتاپا عمل تھے اور ہر وقت عملی سرگرمیوں میں منہمک۔ اس کے باوجود خشک ذرا نہ تھے۔ ہر وقت خوش رہتے تھے، اور دوسروں کو بھی خوش رکھنے میں لگے رہتے تھے۔ بہت سویرے اُٹھتے اور اسی وقت سے ان کا کام شروع ہو جاتا۔ دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام منٹوں میں چکا دیتے۔ رفیع صاحب کا انتقال ساٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ لیکن بے لوث اور شاندار خدمات کی بدولت ان کا نام رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔''

5. درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ *10*

(i) شیشے میں اُتارنا

(ii) جان میں جان آنا

(iii) آسمان کے تارے توڑنا

(iv) اپنا راگ الاپنا

(v) مٹھی گرم کرنا

(vi) باغ باغ ہونا

(vii) پگڑی اُچھالنا

(viii) بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹنا

(ix) مجرا بجالانا

(x) آگ بھڑکانا

6۔ اسکول میں ہونے والی کتابوں کی نمائش کا اشتہار بنائیے۔ 5

7۔ درج ذیل اقتباس کو غور سے پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ 7

''رامو دھوبی کسی زمانے میں سوئی والان میں رہتا تھا۔لیکن جب اس کے بہت سے گاہک ہجرت کر کے چلے گئے اور جو باقی رہ گئے، اس قدر غریب ہو گئے کہ خود اپنے ہاتھوں کپڑا دھونے لگے تو رامو دھوبی بھی ہجرت کر کے وہاں سے چلا آیا۔اور جمنا پار آ کے کرشن نگر میں بس گیا۔ یہاں مجھے بہت سخت کام کرنا پڑا۔رامو صبح اُٹھتے ہی کپڑوں کی گٹھریاں میری پیٹھ پر لاد کر چل دیتا اور جمنا کے کنارے پانی میں کھڑا ہو کر چھوا چھونتر و کر دیتا۔دوپہر کو اس کی بیوی کھانا لے کر آتی تھی۔اور کچھ دھلے ہوئے کپڑے میری پیٹھ پر لاد کر استری کے لیے لے جاتی تھی۔ میں دن بھر جمنا کنارے گھاس چرتا رہتا، یا ریل کے پُل سے گذرتی مخلوق کا تماشا دیکھتا۔دن ڈھلے رامو پھر میری پیٹھ پر کپڑے لاد کر خود سوار ہو کر واپس گھر چلا جاتا اور مجھے ایک کھونٹے سے باندھ کر میرے سامنے گھاس ڈال کے تھکا ہارا اپنی چار پائی پر دراز ہو جاتا۔''

(i) رامو دھوبی پہلے کہاں رہتا تھا؟

(ii) رامو نے ہجرت کیوں کی؟

(iii) ہجرت کے بعد رامو کہاں بس گیا؟

(iv) رامو کی بیوی کیا کرتی تھی؟

(v) گدھا دن بھر جمنا کنارے کیا کرتا رہتا تھا؟

یا

”میں بلا جھجک کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستانی گلوکاراؤں میں لتا کے مقابلے کی کوئی گلوکارہ نہیں ہوئی۔لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔اتنا ہی نہیں بلکہ کلاسیکی موسیقی کے سلسلے میں لوگوں کا زاویہ نظر بھی بدل گیا۔ پہلے بھی گھر گھر چھوٹے بچے گیت گایا کرتے تھے۔لیکن ان گیتوں میں اور آج کل کے گائے جانے والے گانوں میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔آج کل کے ننھے مُنے بھی سُر میں گانے لگتے ہیں، کیا یہ لتا کا جادو نہیں ہے۔کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا اس کو نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔یہ فطری امر ہے۔اس طرح لتا نے نہ صرف نئی نسل کو متأثر کیا بلکہ فلمی گیت اور سنگیت میں عوام کی دل چسپی میں بھی اضافہ کیا۔یقیناً سنگیت کی مقبولیت اس کے فروغ اور اس کی ہر دل عزیزی میں اضافے کا شرف لتا کو ہی حاصل ہے۔گانوں سے دلچسپی رکھنے والے کسی عام آدمی کو لتا کے گیتوں کا اور کلاسیکی گیتوں کا ٹیپ سنایا جائے تو لتا کے گیتوں کے ٹیپ کو ہی پسند کرے گا۔“

(i) لتا کے بارے میں بلا جھجک کیا کہا جا سکتا ہے؟

(ii) لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو کیا حاصل ہوا؟

(iii) آج کل کے ننھے منے کس طرح گانے لگے ہیں؟

(iv) کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا کیا کرتا ہے؟

(v) سنگیت کی ہر دلعزیزی میں اضافے کا شرف کسے حاصل ہے ؟

8- مصنف نے پھول والوں کی سیر کا جو منظر پیش کیا ہے اسے اپنے الفاظ میں لکھیے؟ 5

یا

افسانہ ”گاؤں کی لاج“، ہمیں کیا پیغام دیتا ہے۔واضح کیجیے۔

9۔ درج ذیل میں سے صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ *8*

(i) گار وقبیلہ جسے ''آچک'' بھی کہتے ہیں اس کی کیا خصوصیات ہیں؟

(ii) دعوت میں جانے اور نہ جانے کے متعلق مصنف نے کیا خیال ظاہر کیا ہے؟

(iii) لتا کے گیتوں میں دو لفظوں کے درمیان کا فاصلہ کس طرح بھرا جاتا ہے؟

(iv) مصنف نے جاپانیوں کی ایمانداری کا کیا ذکر کیا ہے؟

(v) چچا چھکن کے خط کو منصرم صاحب کی بیوی نے کیوں واپس کر دیا؟

(vi) خطوں کو غالبؔ نے اپنی دل لگی کا سامان کیوں کہا ہے؟

(vii) مصنف کے بھائی نے ٹیلی فون سے متعلق کیا نوٹس لگایا؟

(viii) ہریش اپنی بسر اوقات کیسے کرتا تھا؟

10۔ ''اپنے گھر کا حال'' میں پیش کئے گئے خیالات کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔ *10*

یا

نظم ''پھول مالا'' کا مرکزی خیال لکھیے۔

11۔ درج ذیل شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ *10*

جنس اعلیٰ کوئی کھٹولا کھاٹ پائے پٹی رہے ہیں جس کا پھاٹ
کھٹملوں سے سیاہ ہے سو بھی چین پڑتا نہیں ہے شب کو بھی
شب بچھونا جو میں بچھاتا ہوں سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں
کیڑا ایک ایک پھر مکوڑا ہے کھانے کو شام ہی سے دوڑا ہے
گرچہ بہتوں کو میں مسل مارا پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا
ملتے راتوں کو گھس گئیں پوریں ناخنوں کی ہیں لال سب کوریں

(i) کھٹولا کھاٹ کو شاعر نے جنس اعلیٰ کیوں کہا ہے۔

(ii) ''سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(iii) ''پر مجھے کھٹملوں نے مل مارا'' میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

(iv) کسے ملنے میں پوریں گھس گئیں؟

یا

یہ سرزمین ہے گوتم کی اور نانک کی
اس ارض پاک پہ وحشی نہ چل سکیں گے کبھی
ہمارا خون امانت ہے نسلِ نو کے لیے
ہمارے خون پہ لشکر نہ پل سکیں گے کبھی

کہو کہ آج بھی ہم سب اگر خموش رہے
تو اس دمکتے ہوئے خاکداں کی خیر نہیں
جنوں کی ڈھالی ہوئی ایٹمی بلاؤں سے
زمیں کی خیر نہیں ، آسماں کی خیر نہیں
گذشتہ جنگ میں گھر ہی جلے مگر اس بار
عجب نہیں یہ تنہائیاں بھی جل جائیں

(i) ''ارض پاک'' شاعر نے کسے کہا ہے۔؟

(ii) ''ہمارا خون امانت ہے نسلِ نو کے لیے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(iii) دمکتے ہوئے خاکداں کے کیا معنی ہیں؟

(iv) ''جنوں کی ڈھالی ہوئی'' سے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

12۔ درج ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے۔ 5

(i) وہ کون سی صنف شعر ہے جس میں ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں لیکن ہر شعر کا قافیہ الگ ہوتا ہے۔

(a) نظم

(b) رباعی

(c) مثنوی

(ii) وہ کون سی صنف شعر ہے جس کے فن کے لیے استادوں نے چوبیس اوزان مقرر کیے ہیں۔

(a) مثنوی

(b) نظم

(c) رباعی

(iii) 'من سکھ لال' کس تحریر کا کردار ہے۔؟

(a) بڑے بول کا سر نیچا

(b) گاؤں کی لاج

(c) ایک گدھے کی سرگذشت

(iv) رائے صاحب اور خان صاحب، کس افسانے یا انشائیہ کا کردار ہیں۔؟

(a) دعوت

(b) بڑے بول کا سر نیچا

(c) گاؤں کی لاج

(v) ''آگرہ بازار'' صنف کے اعتبار سے کیا ہے۔؟

(a) افسانہ

(b) ڈراما

(c) انشائیہ